علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

(شعبۂ اردو)

وارننگ

عزیز طلبہ! آپ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ:

-1 اگر آپ اپنی امتحانی مشق میں کسی اور کی تحریر میں سے مواد چوری کر کے لکھیں گے یا آپ اپنی امتحانی مشق کسی دوسرے طالب علم سے لکھوائیں گے تو آپ سرٹیفکیٹ یا ڈگری سے محروم ہو سکتے ہیں، خواہ اس کا علم کسی بھی مرحلے پر ہو جائے۔

-2 کسی دوسرے سے ادھار لی گئی یا چوری کی گئی امتحانی مشق پر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کی ''مواد کی چوری'' Plagiarism پالیسی کے مطابق سزا دی جائے گی۔

کورس: اردو لازمی بک ون (363)
سطح: انٹرمیڈیٹ

سمسٹر: خزاں 2020ء
کل نمبر: 100
کامیابی کے نمبر: 40

امتحانی مشق نمبر 1

سوال نمبر 1- مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح کریں۔ مضمون کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیں۔ (20)

(الف) غلامی کی حالت غلاموں کے خیالات اور اخلاق کو خراب اور ابتر کر دیتی ہے۔ وہ اپنی پیدائش سے ظلم و بے انصافی کے مظلوم رہتے ہیں اور اس لیے انصاف اور انسانیت کے حقوق کو بہت کم جانتے ہیں۔ ان کا مدرسہ بے ایمانی اور فساد ہے۔ ان کے تمام حقوق ضائع ہو جاتے ہیں اور اس لیے دوسروں کے استحقاق کو توڑنا اور ضائع کرنا، گویا ان کی جبلت ہو جاتی ہے اور اسی سبب سے چوری، جھوٹ بولنا ان کا روزمرہ کا کام ہوتا ہے اور اس کی برائی اور گناہ گاری ان کو سمجھانا امکان سے خارج ہوتا ہے۔ پس ان کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ گویا ان کے تمام قویٰ عقلی اور اخلاقی سب ضائع ہو گئے ہیں۔ غلاموں کی حالت کی خرابی ان کی جسمانی حالت کی خرابی سے کچھ زیادہ تعلق نہیں رکھتی، بلکہ وہ خرابی زیادہ تر روح سے علاقہ رکھتی ہے۔ انسان کی روح جہاں تک کہ خراب و برباد ہو سکتی ہے، غلامی اس کے خراب اور برباد کرنے کو کافی ہے۔ غلامی کو اس بات کا مطلق خیال نہیں آتا کہ میں کیا کروں اور مجھے کیا ہونا چاہیئے؟ مجھ میں کیا کیا قوتیں ہیں اور ان کو کس طرح اور کس درجے تک ترقی دینا چاہیئے؟

(ب) ادب اگر متوازن سیرتوں کی تشکیل میں مدد نہیں دیتا، تو وہ اذیت پسندی برائی اور کج روی کا مبلغ ہے۔ ایک زمانہ تھا، جب ہمارے بعض نقاد ذرا سی بات سے خفا ہو جاتے تھے اور ادب پاروں کے معمولی سے عملی، مقصدی اور اخلاقی رنگ کو بھی برداشت نہیں کرتے تھے اور فن کی دہائی دے کر پڑھنے والوں کو مرعوب کر دیا کرتے تھے مگر یہی نقاد دوسری طرف شرم ناک حد تک بے اخلاقی، بلکہ اخلاق کو، ایب نارمل اور پیچیدہ سیرتوں کے پردے میں اچھالتے تھے......

اور پھر اس پر ناز کرتے تھے کہ ہم ادب کے سچے خادم اور ناخدا ہیں، مگر یہ تضاد دیر تک چلا نہیں ...... کیونکہ ان کا خام ادب ہماری اذیتوں میں اتنا اضافہ کرنے لگ گیا تھا کہ لوگ چیخ اٹھے تھے اور ایک شور سا مچ گیا تھا کہ اگر ادب یہی ہے، تو اس کا صحیح نام ''سوءِ ادب'' ہوگا، نہ کہ ادب

عجب آں نیست کہ اعجاز مسیحا واری
عجیب آن است کہ بیمار تو بیمار تر است

سوال نمبر2- ''تعلیم بالغاں'' کا خلاصہ لکھیں۔ (10)

سوال نمبر3- مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں اور شاعر کا نام بھی لکھیں۔ (20)

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے
جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو اب وفا کر چلے
شفا اپنی تقدیر ہی میں نہ تھی
کہ مقدور تک تو دوا کر چلے
دکھائی دیے یوں کہ بے خود کیا
ہمیں آپ سے بھی جدا کر چلے

سوال نمبر4- ضمیر جعفری کی نظم ''آدمی'' کا خلاصہ لکھیں۔ (10)

سوال نمبر5- (الف) استعارہ سے کیا مراد ہے؟ ارکان استعارہ کون کون سے ہیں؟ چار مثالیں دے کر وضاحت کریں۔ (15)

(ب) مختصر جواب دیں۔ (5)

(الف) قصیدہ کے لغوی معنی کیا ہیں؟

(ب) لوک کہانی سے کیا مراد ہے؟

(ج) ''نقشِ کہن'' کا کیا مطلب ہے۔ اس پر اعراب بھی لگائیں۔

(د) ''کتاب الملل'' کس کی تصنیف ہے؟

(ہ) ''نعت'' سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر6- ''دہشت گردی'' کے موضوع پر دو دوستوں کے درمیان مکالمہ لکھیں۔ (10)

سوال نمبر7- یونیورسٹی میں ہونے والے کسی مشاعرے کی روداد لکھیں۔ (10)

امتحانی مشق نمبر2

کل نمبر:100

کامیابی کے نمبر:40

سوال نمبر1- حوالہ متن اور سیاق وسباق کے تناظر میں مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔ (20)

(الف) مسلمانوں نے ہمیشہ رواداری کو اپنا شیوہ بنایا ہے لیکن جب کفر والحاد اپنا غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے، تو مسلمان اس کے مقابلے کے لیے ڈٹ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

(ب) فرشتے روشنی کی چادر میں لپٹے ہوئے آہستہ آہستہ زمین پر اتر رہے ہیں، دنیا عالم نور سے بدل رہی ہے...... آسمان کا دروازہ کھل گیا ہے...... کس نے پکارا...... زندگی کے دروازے پر کون آواز دے رہا ہے؟

ج۔ دلّی کیا تمہارے باپ کی جائیداد تھی، جو آہیں بھر رہے ہو، انقلابات عالم میں تمہاری یا تمہاری دلّی کی بساط ہی کیا ہے۔

د۔ مذہب آفتاب پرستی کے متعلق جو تحقیقات حال میں ہو رہی ہے، اس سے امید ہوتی ہے کہ عجمی تصوف کے پوشیدہ مراسم کی اصلیت بہت جلد دنیا کو معلوم ہو جائے گی۔

سوال نمبر2- درست انتخاب پر دائرہ لگائیں۔ (5)

(i) خدا نے انسان کو کیا بنایا ہے؟

الف۔ ذی عقل ب۔ کمزور ج۔ محتاج

(ii) سر سید احمد خان کے مطابق غلامی کس چیز کو برباد کر دیتی ہے؟

الف۔ آزادی ب۔ انصاف ج۔ زندگی

(iii) غلامی کن کے اخلاق کو خراب کرتی ہے؟

الف۔ غلاموں ب۔ آقاؤں ج۔ دونوں

(iv) کون لوگ حقوق کی قدر نہیں جانتے؟

الف۔ انسان ب۔ غلام ج۔ فاتح

(v) انسانی زندگی کی جان کیا ہے؟

الف۔ ذی عقل ب۔ کمزور ج۔ محتاج

سوال نمبر3- مختصر جواب دیں۔ (20)

(i) انسانی زندگی کو سب سے زیادہ خطرہ کس سے لاحق ہے؟

(ii) نظریہ پاکستان کے عنوان سے کس نے مضمون لکھا؟ نیز یہ بھی بتائیں نظریہ پاکستان سے کیا مراد ہے؟

(iii) ''آنگن'' نام موضوع کیا ہے؟

(iv) مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھیں۔

ہم زاد۔ مکائد۔ تعمق۔ تشفی

(v) ''گاہ گاہ'' اور ''فروکش'' کو اس طرح اپنے جملوں میں استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح کریں۔

سوال نمبر4- جمیل الدین عالی کے سفرنامے میں امیر خسرو کا جو دوہا نقل ہوا، اس کا مفہوم واضح کریں۔ (5)

سوال نمبر5- مندرجہ ذیل اشعار کی تشریح کریں۔ (10)

پتلی گردن، پتلے ابرو، پتلے لب، پتلی کمر
جتنا بیمار آدمی، اتنا طرحدار آدمی
زندگی نیچے کہیں منہ دیکھتی ہی رہ گئی
کتنا اونچا لے گیا جینے کا معیار آدمی

سوال نمبر 6- نظم ''انجام'' میں شاعر نے کیا پیغام دیا ہے؟ اپنے لفظوں میں بیان کریں۔ (10)

سوال نمبر 7- مندرجہ ذیل حروف کو اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ ان کی معنویت واضح ہو جائے۔ (15)

چاہیے۔ خواہ مخواہ۔ جوں جوں۔ ویسے ویسے۔ اگرچہ

سوال نمبر 8- مندرجہ ذیل پیرا گراف کو توجہ سے پڑھیں اور اس کی تلخیص کریں اور اس کا مناسب عنوان بھی تجویز کریں۔ (15)

مسلمانوں کا کلچر ایک فاتح قوم کا کلچر تھا جس میں زندگی کی وسعتوں کو اپنے اندر سمیٹنے کی پوری قوت اور لپک موجود تھی۔ اس کلچر نے جب ہندوستان کے کلچر کو نئے انداز سکھائے اور یہاں کی بولیوں پر اثر ڈالا تو ان بولیوں میں سے ایک نے جو پہلے سے اپنے اندر جذب وقبول کی بے پناہ صلاحیت رکھتی تھی اور مختلف بولیوں کے مزاج کو اپنے اندر سموئے ہوئے تھی، بڑھ کر اس نئے کلچر کو اپنے سینے سے لگایا اور تیزی سے ایک مشترک بولی بن کر نمایاں ہونے لگی۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس بولی نے اس کلچر کو ذخیرہ الفاظ کو اپنا لیا اور اس طرح وقت کے تہذیبی، معاشرتی ولسانی تقاضوں کے سہارے مسلمانوں اور برعظیم کے باشندوں کے درمیان مشترک اظہار وابلاغ کا ذریعہ بن گئی۔ زبان کا بیج جاندار تھا، زمین زرخیز تھی، نئے کلچر کی کھاد نے ایسا اثر کیا کہ تیزی سے کونپلیں پھوٹنے لگیں اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ ایک تناور درخت بن گیا۔